Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ * ۲۷ تبوک ۱۳۵۳ہش * ۲۷ ستمبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۲۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی وہ تعریف کی جو کوئی فکر اس کے بھیدوں تک نہیں پہنچ سکتا

یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز آنحضرتؐ کے کسی کو رسولوں اور نبیوں اور ابدالوں اور ولیوں میں سے عطا نہیں ہوا

"حَمِدَہٗ (اللہ) رُوْحُ النَّبِیِّ بِحَمْدٍ لَا یَبْلُغُ فِکْرٌ اِلٰی اَسْرَارِہٖ وَلَا تُدْرِکُ نَاظِرَۃٌ حُدُوْدَ اَنْوَارِہٖ وَبَالَغَ فِی الْحَمْدِ حَتّٰی غَابَ وَفَنَا فِیْ اَذْکَارِہٖ وَاَمَّا سَبَبُ ھٰذَا الْحَمْدِ الْکَثِیْرِ وَسِرُّ اِحْمَادِہٖ فَھُوَ بِحَارُ فَضْلِ اللّٰہِ وَمُوَالَاتُ اِمْدَادِہٖ وَعِنَایَۃُ اللّٰہِ الَّتِیْ مَا وَکَّلَتْہُ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اِلٰی سَعِیْدٍ وَاجْتِھَادِہٖ حَتّٰی شَغَفَہٗ وَجْہُ اللّٰہِ حُبًّا وَاَوْحَدَہٗ فِیْ وِدَادِہٖ فَفَارَ قَلْبُہٗ لِتَحْمِیْدِ ھٰذَا الْمُحْسِنِ حَتّٰی صَارَ الْحَمْدُ عَیْنَ مُرَادِہٖ وَھٰذِہٖ مَرْتَبَۃٌ مَا اَعْطَاھَا اللّٰہُ لِغَیْرِہٖ مِنَ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِیَاءِ وَالْاَبْدَالِ وَالْاَوْلِیَاءِ"

(ترجمہ) "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح نے خدائے تعالیٰ کی وہ تعریف کی جو کوئی فکر اس کے بھیدوں تک نہیں پہنچ سکتا اور کوئی آنکھ اس کے نوروں کی حدود کو پا نہیں سکتی اور آپؐ نے خدا کی تعریف کو کمال تک پہنچایا یہاں تک کہ اس کے ذکروں میں گم اور فنا ہو گئے۔ اور آپؐ کے اس قدر تعریف کرنے اور خدا تعالیٰ کو صاحبِ تعریف ٹھہرانے کا سِر یہ تھا کہ خداتعالیٰ نے متواتر اور پیا پے آپؐ پر اپنے فضل نازل کئے اور وہ عنایات آپؐ کے شاملِ حال کیں جس نے ایک طرفۃ العین بھی آپؐ کو اپنی کوشش اور سعی کا محتاج نہ کیا یہاں تک کہ وجہ اللہ نے آپؐ کے دِل کو چیر کر اپنا دخل اس میں کیا اور اپنی محبت میں آپؐ کو یگانہ بنایا پس اللہ المحسن کی تعریف کیلئے آپؐ کے دِل نے جوش مارا اور خدا تعالیٰ کی تعریف آپؐ کی دلی مراد ہو گئی۔ اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز آپؐ کے کسی کو رسولوں اور نبیوں اور ابدالوں اور ولیوں میں سے عطا نہیں ہوا۔"

(نجم الہدٰی صـ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

اپنے آپ کو الٰہی قدرتوں کا آلہ بناؤ

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۸ اگست ۱۹۴۷ء میں فرمایا:۔

"جب تک تمہارے اندر یہ یقین اور وثوق پیدا نہیں ہو جاتا کہ جو کچھ کرتا ہے خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے کاموں کو سرانجام دینا تمہاری طاقت سے بالا ہے اور ہے بھی فی الواقعہ اسی طرح۔ اُس وقت تک تم خدا تعالیٰ کی شان اور اس کی برتری کا اقرار نہیں کرتے اور اس کی قدرت کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور جب تم خدا تعالیٰ کی شان اور اس کی قدرت کا سچے دل سے اقرار نہیں کرتے تو خدا تعالیٰ تمہاری مدد کس طرح کر سکتا ہے۔ تم اپنے متعلق صرف یہ سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں قربانی کا بکرا بنایا ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ عید ان بکروں کی وجہ سے ہوتی ہے عید بالکل الگ چیز ہے اور بکرے الگ چیز ہیں۔ پس تم اپنے دلوں کے اندر یہ یقین رکھو کہ تم صرف قربانی کے بکرے ہو اور جو کچھ ہے وہ تمہارا خدا ہی ہے تم کچھ بھی نہیں جس دن تم اس انکسار کے مقام پر کھڑے ہو جاؤ گے اور جس دن تم اعتراف نصرت باری کا مقام حاصل کر لو گے تو گو نصرتِ الٰہی اب بھی تمہارے شاملِ حال ہے مگر اُس وقت جو اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے لئے آئے گی وہ اس سے کہیں بالا ہو گی۔ پس تم اپنے آپکو الٰہی قدرتوں کا آلہ بنا لو۔۔۔۔ تم یہ مت خیال کرو کہ تم نے کوئی کام کر دیا تو تم بڑے ہو جاؤ گے بلکہ یہ سمجھو کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے ہمارا خدا ہی ہمارے سب کام کرتا ہے۔ یقیناً یہ بڑائی کہ تم اپنے کام کا ذکر کر کے اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنے کی کوشش کرو اتنی نہیں جتنی یہ بڑائی ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی تلوار بن جاؤ۔ ہتھیار بے شک ایک بے جان چیز ہے مگر یہ نہ سمجھو کہ ہتھیار بن کر تم بے جان ہو کر رہ جاؤ گے۔ اگر ایک بادشاہ کی جوتی یا کسی بادشاہ کا قلم یا شیکسپیئر کی کتابیں کچھ حیثیت رکھتی ہیں تو تم سمجھ لو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا ہتھیار بن جائے اس کی

(باقی ص ۶ پر)

پبلشر:۔ مسعود احمد * پرنٹر:۔ سید عبدالحی * مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ماہ تبوک ۱۳۵۳ ہش

حِزبُ اللہ میں شامل ہونے کا انمول موقع

دنیا میں دو گروہ ہمیشہ سے قائم چلے آئے ہیں اور یہ ہمیشہ ہی ایک دوسرے سے برسرِ پیکار رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ نے اپنا گروہ قرار دیا ہے اور دوسرے کو شیطان کا۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حِزبُ اللّٰہِ اور حِزبُ الشَّیطٰنِ کی اصطلاحیں استعمال کی ہیں اور انجام کے لحاظ سے انہیں علی الترتیب اَصحٰبُ الجَنَّۃِ اور اَصحٰبُ النَّارِ قرار دیا ہے۔ یہ تقسیم اُس وقت ہی عمل میں آگئی تھی جب تخلیقِ آدم کے معًا بعد شیطان نے بغاوت کی راہ اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اِلٰی یَومِ یُبعَثُونَ بنی آدم کو بہکانے اور انہیں اپنا ساتھی بنانے کی مہلت مانگی تھی اور اللہ تعالےٰ نے اسے اِلٰی یَومِ الوَقتِ المَعلُومِ یہ مہلت دیدی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ شیطان کو دی جانے والی اُس مہلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قَالَ اَنظِرنِیٓ اِلٰی یَومِ یُبعَثُونَ ۝ قَالَ اِنَّکَ مِنَ المُنظَرِینَ ۝ قَالَ فَبِمَآ اَغوَیتَنِی لَاَقعُدَنَّ لَہُم صِرَاطَکَ المُستَقِیمَ ۝ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّہُم مِّن بَینِ اَیدِیہِم وَمِن خَلفِہِم وَعَن اَیمَانِہِم وَعَن شَمَآئِلِہِم ؕ وَلَا تَجِدُ اَکثَرَہُم شٰکِرِینَ ۝ قَالَ اخرُج مِنہَا مَذءُومًا مَّدحُورًا ؕ لَمَن تَبِعَکَ مِنہُم لَاَملَئَنَّ جَہَنَّمَ مِنکُم اَجمَعِینَ ۝ (الاعراف ۱۵ تا ۱۹)

ترجمہ:۔ اُس نے (یعنی ابلیس نے) کہا (اے میرے رب) مجھے اُس دن تک مہلت دے جبکہ وہ اٹھائے جائیں گے۔ اُس (یعنی اللہ تعالیٰ) نے جواب دیا تجھے (تیرے مطالبہ کے مطابق) ڈھیل دی گئی ہے۔ اُس نے کہا چونکہ تُو نے مجھے ہلاک کیا ہے اس لئے میں ان (انسانوں) کے لئے تیرے سیدھے راستہ پر بیٹھ جاؤں گا۔ پھر میں ان کے پاس آؤں گا ان کے سامنے سے بھی اور انکے پیچھے سے بھی، ان کی دائیں طرف سے بھی اور ان کی بائیں طرف سے بھی (تاکہ انکو ورغلاؤں) اور تُو ان میں سے اکثر کو شکرگزار نہیں پائے گا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اس جگہ سے نکل جا، تیری ہمیشہ مذمت کی جائے گی اور تُو راندۂ درگاہ رہیگا۔ جو بھی انسانوں میں سے تیری اتباع کریں گے (میں اُن سے کہتا ہوں) تم سب سے میں جہنم کو بھر دوں گا۔

شیطان کو یہ مہلت دیئے جانے کا اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجر آیات ۳۷ تا ۴۴ میں اور سورۃ صٓ آیات ۸۰ تا ۸۶ میں بھی ذکر کیا ہے۔ ان دونوں سورتوں میں بھی اس تعلق میں جو کچھ مذکور ہے اُس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسے دَور بھی آئیں گے کہ جب شیطان اکثر کو گمراہ کرنے میں کامیاب رہیگا اور اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے ہی اُسکے جال میں پھنسنے سے بکلّی محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ الحجر میں فرماتا ہے:۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغوَیتَنِی لَاُزَیِّنَنَّ لَہُم فِی الاَرضِ وَلَاُغوِیَنَّہُم اَجمَعِینَ ۝ اِلَّا عِبَادَکَ مِنہُمُ المُخلَصِینَ ۝ قَالَ ہٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُستَقِیمٌ ۝ اِنَّ عِبَادِی لَیسَ لَکَ عَلَیہِم سُلطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الغٰوِینَ ۝ (الحجر ۴۰ تا ۴۳)

ترجمہ:۔ اُس (یعنی ابلیس) نے کہا اے میرے ربّ چونکہ تُو نے مجھے گمراہ قرار دیا ہے میں ضرور ان کیلئے دنیا میں گمراہی کو خوبصورت کرکے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کردوں گا۔ مگر تیرے جو برگزیدہ بندے ہیں (اور جو میرے فریب میں نہیں آسکتے وہ بچ جائیں گے)۔ پھر فرمایا کہ میری طرف آنے کی یہی سیدھی راہ ہے جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کبھی بھی تسلّط نہیں ہوگا۔ ہاں ایسے افراد جو تیرے پیچھے چلیں یعنی خود گمراہ ہوں (وہ مستثنیٰ ہیں)۔

شیطان کے جال میں پھنسنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے حِزبُ الشَّیطٰنِ اور اسکے جال میں نہ پھنسنے والے عِبَادُ اللّٰہِ المُخلَصِینَ کو حِزبُ اللّٰہِ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حِزبُ الشَّیطٰنِ اور ان کی ایک خاص علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِستَحوَذَ عَلَیہِمُ الشَّیطٰنُ فَاَنسٰہُم ذِکرَ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ حِزبُ الشَّیطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزبَ الشَّیطٰنِ ہُمُ الخٰسِرُونَ ۝ (المجادلہ: ۲۰)

ترجمہ:۔ شیطان ان پر غالب آگیا ہے اور اس نے اللہ کا ذکر اُن کو بھلا دیا ہے۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں اور سُن رکھو کہ شیطان کا گروہ آخر گھاٹا پانے والا ہے۔

اِس کے بالمقابل اللہ تعالےٰ اپنے عِبَادُ اللّٰہِ المُخلَصِینَ کو حِزبُ اللّٰہِ قرار دیتے اور انکی خاص علامت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِی قُلُوبِہِمُ الاِیمَانَ وَاَیَّدَہُم بِرُوحٍ مِّنہُ ؕ وَیُدخِلُہُم جَنّٰتٍ تَجرِی مِن تَحتِہَا الاَنہٰرُ خٰلِدِینَ فِیہَا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ ؕ اُولٰٓئِکَ حِزبُ اللّٰہِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزبَ اللّٰہِ ہُمُ المُفلِحُونَ ۝ (المجادلہ: ۲۳)

ترجمہ:۔ یہی (مومن) ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنی طرف سے کلام بھیج کر انکی مدد کی ہے اور وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ وہ اللہ کا گروہ ہیں اور سُن رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہُوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شیطان کے جال میں پھنسنے والوں اور اس کے بہکانے میں نہ آنے والوں کو ایک اَور جگہ علی الترتیب اَصحَابُ النَّارِ اور اَصحَابُ الجَنَّۃِ کے ناموں سے یاد کیا ہے اور علی الخصوص اَصحَابُ النَّارِ کی وہی علامت بیان کی ہے جو سورۃ المجادلہ کی آیت ۲۰ میں حِزبُ الشَّیطٰنِ کی بیان کی ہے جیسا کہ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَکُونُوا کَالَّذِینَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنسٰہُم اَنفُسَہُم ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الفٰسِقُونَ ۝ لَا یَستَوِیٓ اَصحٰبُ النَّارِ وَاَصحٰبُ الجَنَّۃِ ؕ اَصحٰبُ الجَنَّۃِ ہُمُ الفَآئِزُونَ ۝ (الحشر: ۲۰، ۲۱)

ترجمہ:۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے (شیطان کے بہکانے میں آکر) اللہ کے ذکر کو بھلا دیا ہے۔ یہ لوگ اطاعت سے باہر نکلنے والے ہیں۔ دوزخی اور جنتی برابر نہیں ہوسکتے۔ جنتی لوگ ہی کامیاب ہیں۔

اِن جملہ آیات سے واضح ہوتا ہے کہ حِزبُ اللّٰہِ بالآخر کامیاب ہوتا ہی۔ شیطان کا سب سے بڑا حربہ یہی ہوتا ہے کہ وہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے ذکر سے غافل کرکے انہیں اپنے حزب میں شامل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو رمضان المبارک اور اسکی مخصوص عبادات کی علّتِ غائی یہی ہے کہ لوگ اللہ کی طرف رجوع کریں اور اسکی اطاعت بجا لاکر اور بکثرت اس کا ذکر کرکے پورے طور پر حِزبُ اللّٰہ میں پھر آداخل ہوں اور رمضان کی برکات سے اِس عزم اور تعہد سے مستفیض ہوں کہ شیطان ان سے ہمیشہ ہمیش کیلئے مایوس ہوجائے۔ اِس سے واضح ہے کہ رمضان کا بابرکت مہینہ کسی قدر کمزور اور سست رَو مومنوں کو شیطان کے اثر سے کلّی طور پہ محفوظ کرکے حِزبُ اللّٰہِ میں پُورے طور پہ داخل ہونے کا انمول موقع فراہم کرتا ہے۔ اور یہی معنے ہیں اُس حدیث کے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان کا مہینہ شروع ہوتے ہی شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے مسائل اور فضائل

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فجی [illegible]

ریڈیو فجی سے نشر کیا گیا

برادران! روزوں کا مہینہ اپنی برکات و فضائل کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ اس کا اسلامی نام رمضان ہے جو چاند کے بارہ مہینوں میں سے نواں مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے روزوں کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

قرآن کریم کی اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو اسلام سے پہلے تمام مذاہب میں پائی جاتی ہے چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں لکھا ہے:-

"دنیا کا کوئی بھی مذہب ایسا نہیں جس میں روزہ کا حکم نہ ملتا ہو بلکہ ہر مذہب میں روزہ کا حکم موجود ہے"

روزوں کی شکل و صورت میں تو بیشک اختلاف تھا اور وہ اختلاف آج تک نظر آتا ہے مگر روزوں کی ضرورت اور اہمیت مذہبی دنیا میں ہمیشہ سے تسلیم کی گئی ہے اور اس کو روحانی ترقی اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

اسلام میں روزہ کی صورت یہ ہے کہ ہر بالغ عاقل کو پورا ایک مہینے کے روزے رکھنے کا حکم ہے مگر جو لوگ رمضان کے مہینے میں بیمار ہوں یا سفر پر ہوں تو ان کو روزہ نہیں رکھنا چاہئیے بلکہ بعد میں صحت ور ہونے پر اور سفر ختم کرنے پر روزے رکھیں اور گنتی پوری کریں اور جو لوگ بڑھاپے کی وجہ سے یا مستقل بیماری کی وجہ سے معذور ہوں ان کے لئے کوئی روزہ نہیں ایسے ضعیف العمر اور دائم المرض لوگوں کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ روزہ کی بجائے اپنی حیثیت کے مطابق کسی غریب کو فدیہ ادا کر دیں فدیہ نقدی کی صورت میں یا کھانے کی صورت میں ادا کیا جا سکتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

یعنی تم میں سے جو شخص رمضان کے مہینہ کو دیکھے اسے چاہئیے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو روزے نہ رکھے بلکہ اس کے بعد اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی"

اسی طرح فدیہ ادا کرنے کے بارے میں فرمایا۔

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ

ان لوگوں پر جو رمضان کے روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں ایک غریب آدمی کو کھانا کھلانا واجب ہوگا۔

روزے کی کیفیت

روزے کی صورت یہ ہے کہ صبح پو پھٹنے سے لیکر سورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پیئے اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے پو پھٹنے سے پہلے وہ کھانا کھالے یعنی روزہ رکھنے سے پہلے سحری کے وقت وہ کھانا ضرور کھائے تاکہ اس کے جسم پر غیر معمولی بوجھ پڑے اور سورج کے غروب ہونے پر روزہ افطار کرے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ -

یعنی "کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہیں صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے اس کے بعد صبح سے رات تک روزہ کی تکمیل کرو"

ہمارے پیارے رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سحری کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً

یعنی روزہ کے لئے سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں بڑی برکت ہے۔

اسی طرح غروب شمس کے ساتھ ہی روزہ افطار کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

یعنی جب تک لوگ روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت حاصل کرتے رہیں گے۔

روزے کے فضائل و برکات

روزوں کی فضیلت، برکات اور فوائد پر "لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" کے الفاظ میں روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں

"تم تکلیفوں سے بچ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاؤ"

جسمانی لحاظ سے روزوں کا ایک فائدہ یہ ہے کہ متواتر اور مسلسل طور پر غذا کے استعمال سے انسان کے جسم میں ایسے زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں جو آخرکار مختلف بیماریوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں جب انسان فاقہ کرتا ہے تو وہ زائد مواد بہت حد تک کم ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد جسم میں ایک نئی طاقت اور تر و تازگی پیدا ہو جاتی ہے اسلام نے سال میں ایک ماہ کے روزے مقرر کر کے ہم پر بہت احسان کیا ہے اور رمضان کے پورے مہینہ میں کم کھانے کی مشق کرا کے ہم کو صحت کے اصول پر گامزن کر دیا ہے۔

روحانی لحاظ سے روزوں کا یہ فائدہ ہے کہ روحانی اور ذہنی قوتوں کی نشوونما اور ترقی کے لئے ضروری ہے کہ انسان مشقت کی زندگی برداشت کرنے کی عادت ڈالے۔ کم کھانا کم بولنا کم سونا اور مخصوص تعلقات میں کمی کرنا مشقت کی زندگی کے لئے ضروری شرائط ہیں۔ رمضان میں یہ چاروں چیزیں پوری ہو جاتی ہیں۔ کم سونا اس طرح آجاتا ہے کیونکہ راتوں کو عبادت کے لئے جاگنا پڑتا ہے کم کھانا بھی آجاتا ہے کہ سارا دن فاقہ کرنا پڑتا ہے۔ مخصوص تعلقات میں بھی لازماً کمی آجاتی ہے کیونکہ روزے میں ان کی ممانعت کی گئی ہے۔ پھر کم بولنا بھی رمضان میں ہو جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزہ یہی نہیں کہ انسان صرف کھانے پینے سے بند رکھے بلکہ ضروری ہے کہ وہ لغو باتوں سے پرہیز کرے پس روزہ دار سے بیہودہ باتوں سے روکا گیا ہے اسے ہر قسم کی لغویات سے پرہیز کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح کم کھانا کم بولنا کم سونا اور مخصوص تعلقات میں کمی کرنا یہ چاروں چیزیں رمضان میں آجاتی ہیں روزہ دار جب ان چاروں چیزوں میں کمی کرتا ہے تو اس میں مشقت کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ زندگی کے ہر دور میں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتا اور کامیابی حاصل کرتا ہے

روزوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب ایک انسان جس کے پاس کھانے پینے کے لئے تمام سامان موجود ہوتے ہیں محض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب ایک انسان جس کے پاس کھانے پینے کیلئے تمام سامان موجود ہوتے ہیں محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے اپنے آپ کو فاقہ میں ڈالتا ہے اور خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کیلئے کچھ نہیں کھاتا اور جو حلال اور جائز چیزیں خدا تعالیٰ نے اسے دی ہیں انہیں بھی استعمال نہیں کرتا تو اس کے دل میں خودبخود یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب میں نے حلال اور جائز چیزوں کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے چھوڑ دیا ہے تو میں ان چیزوں کی کیوں خواہش کروں جن کو خدا تعالیٰ نے حرام اور ناجائز قرار دیا ہوا ہے۔ اس طرح اس کے اندر ضبطِ نفس کی قوت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے قدم کو نیکیوں کے میدان میں بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں روزوں کے حکم کے ساتھ ہی یہ حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

یعنی تم بھائیوں کے مال جھوٹ اور فریب کے ذریعہ سے مت کھاؤ اور نہ ان اموال کو اس غرض سے حاکموں کی طرف کھینچ لے جاؤ تا تم لوگوں کے مالوں کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ہوئے ناجائز طور پر ہضم کر جاؤ۔

اس آیت میں روزے کے ضمن میں ہی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ایک دوسرے کا مال باطل کے ساتھ مت کھاؤ۔ یعنی نہ جھوٹ بول کر نہ ناجائز ذرائع سے غصب کر کے نہ سود کے ذریعہ سے اور نہ رشوت لینے دینے کے ذریعہ سے یہ تمام صورتیں ناجائز اور حرام ہیں اور رمضان میں ان تمام ناجائز چیزوں سے اجتناب کی عملی تعلیم دی گئی ہے۔

قرآن کریم سے رمضان کا گہرا تعلق

یہ بات بھی پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ رمضان کے ساتھ قرآن کریم کا گہرا تعلق ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔ اسی سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری کے دنوں میں فرمایا کہ جبریل ہر سال رمضان کے مہینے میں تمام قرآن کریم کا میرے ساتھ ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے۔ مگر اس سال انہوں نے دو دفعہ دور کیا ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ اب میری وفات قریب ہے۔

اس میں یہ اشارہ ہے کہ قرآن کریم کو ہم ایک دفعہ پڑھ کر چھوڑ نہیں دیں گے۔ بلکہ بار بار پڑھتے اور دہراتے رہیں گے۔ قرآن کریم کی تلاوت کا بہترین طریق یہ ہے کہ اسے پڑھنے والا ہر رحمت کی آیت پر خدائی فضل و رحمت کی دعا مانگے اور ہر عذاب کی آیت پر استغفار کرتا ہوا آگے گذرے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھ کر پڑھنے کی عادت ڈالے۔

رمضان میں دعاؤں اور نفلی عبادات کی کثرت

رمضان کے مہینہ میں روزوں کے علاوہ نفل نمازوں پر بھی خاص طور پر بھی خاص طور پر زور دیا گیا ہے اور نفل نمازیں تہجد کی نماز کو خاص مقام حاصل ہے تہجد سے مراد یہ ہے کہ رات کے ابتدائی حصہ میں کچھ وقت سونے کے بعد رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر چند رکعت نماز ادا کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عموماً تہجد کی نماز آٹھ رکعت پڑھتے تھے اور اس کے بعد تین رکعت نماز وتر پڑھتے تھے۔

رمضان کے دنوں میں یہ رعایت بھی ہے کہ عوام کی سہولت کے لئے تہجد کی نماز رات کے آخری حصہ میں ادا کرنے کی بجائے عشاء کی نماز کے بعد ادا کر لی جائے۔ رمضان میں یہ نفلی نماز جو باجماعت ادا کی جاتی ہے تراویح کی نماز کہلاتی ہے

یہ مبارک مہینہ دعاؤں کے ساتھ بھی خاص تعلق رکھتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

(باقی صفحہ ۵)

احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپر سیرالیون کا مختصر تعارف

مرسلہ محترم سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں ربوہ

"سیرالیون میں روکوپر کے مقام پر مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو کے تحت جاری کردہ ہائر سیکنڈری سکول کے پرنسپل صاحب کی ایک انگریزی رپورٹ کا ترجمہ ذیل میں پیش ہے

جماعت احمدیہ سیرالیون کے لوگوں کی مذہبی اور طبی میدان میں ضروریات پورا کرنے کے علاوہ انکی تعلیمی میدان میں بھی خدمات بجا لا رہی ہے چنانچہ احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپر ملک میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جاری کردہ متعدد تعلیمی اداروں میں سے ایک ہے۔ جو ۱۹۷۱ء میں قائم ہوا۔ اس سکول کے قیام کا مقصد بلا تفریق مذہب و ملت مقامی بچوں کے لئے خالص دینی و اسلامی پاکیزہ ماحول میں تعلیم فراہم کرنا ہے۔

سرکاری طور پر اس سکول کا افتتاح شمالی صوبہ کے وزیر بحالیات جناب عزت مآب بنگالی مانسرے (HON. Bangali Mansaray) کے ذریعہ مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو قصبہ روکوپر میں ایک کرائے کے مکان میں ہوا اور اس کا آغاز ۲ دو سٹاف ممبرز اور ۲۷ طالبعلموں کے ساتھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور لوگوں کے تعاون سے اس سکول کے طلباء کی حاضری اب (۲۵۰) دو صد پچاس سے بھی بڑھ چکی ہے سکول کا سٹاف پُرجوش اور ماہر اساتذہ پر مشتمل ہے اور اس وقت سٹاف نو ممبران پر مشتمل ہے۔ اس سکول کی موجودہ عمارت کا سنگِ بنیاد مکرم امیر صاحب اور مبلغ انچارج احمدیہ مشن سیرالیون نے مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۷۲ء کو رکھا۔ اور سرکاری طور پر نئی تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح وزیرِ تعلیم جناب جے۔ بی ولسن (J.B. WILSON) نے کیا۔ اس وقت سکول کی عمارت سات کمروں کے علاوہ پرنسپل کے دفتر اور ایک سٹور روم پر مشتمل ہے اس سکول کا احاطہ کافی وسیع اور بہت بڑا ہے۔ فضا بڑی خاموش اور پُرسکون ہے سکول ھذا کی عمارت بہت خوبصورت اور شاندار ہے جو ۳۰۰ سے زائد طلبا کے قیام کے انتظام کے لئے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سکول کی مزید عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں ایک مفصل پروگرام پر عمل درآمد شروع ہے جلد ہی مستقبل قریب میں ایک منزلہ عمارت کی تعمیر کا آغاز زراعتی لیبارٹری، علم حیاتیات اور علم کیمیا کی تجربہ گاہوں کے ساتھ کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ علاوہ ازیں دور دراز علاقوں سے آنے والے طلباء کی رہائش کے لئے بورڈنگ ہاؤس جیسی سہولتیں مہیا کی جائیں گی جو ان کے گاؤں میں رہائشی ضروریات کے متبادل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سکول کے ساتھ بڑی بڑی تفریح یا سیرگاہیں موجود ہیں اس کے علاوہ کھیل کے میدان بھی ہیں مثلاً فٹ بال، والی بال اور نیٹ بال، گراؤنڈ وغیرہ وغیرہ۔

طلباء کی روحانی ضروریات پورا کرنے کے علاوہ یہ سکول انہیں زراعتی علم سے بھی روشناس کرا رہا ہے اس کا حاصل کرنا طلباء کیلئے لازمی قرار دیا گیا ہے اس مضمون کے لازمی قرار دینے کا مقصد ملک میں کھیتی باڑی کے کام کو ترقی دینے کیلئے طلباء کو موجودہ زمانہ کی نئی ٹکنیکول (طریقوں) سے متعارف کرانا ہے یہ سکول طلباء کی عملی مشق کیلئے ایک بہت بڑا زرعی فارم رکھتا ہے جو جلد ہی یعنی مستقبل قریب میں سکول کے لئے آمدن کا ذریعہ بن جائے گا۔ انشاء اللہ۔

یہ ایک ترقی پذیر سکول ہے اس کی طرف سے مستحق اور بہترین طلباء کیلئے وظائف پیش کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ طلباء جو اپنی کلاسوں میں بالترتیب پہلی پوزیشن حاصل کرتے ہیں انہیں بھی مذکورہ سکول کی طرف سے وظائف دیے جاتے ہیں۔

اگرچہ یہ بھی ایک نیا سکول ہے مگر ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور علاقہ کے لوگوں کے تعاون سے یہ سکول بہت جلد ترقی کرے گا اور پھل دینا شروع کر دے گا۔ انشاء اللہ۔

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

:(۲):

مسل نمبر ۲۱۸۰۰

مَیں فضل الٰہی مبشر ولد رحمت خان صاحب قوم چیمہ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال ابو ظہبی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۶۰۰/- درہم ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: بقلم خود فضل الٰہی دار الرحمت شرقی ربوہ۔ حال ابو ظہبی۔

گواہ شد: محمد حنیف ولد محمد لطیف۔ وصیت نمبر ۱۹۷۸۹ پوسٹ بکس نمبر ۳۵ ابو ظہبی عرب گلف
گواہ شد: منصور احمد ولد احمد علی وصیت نمبر ۱۸۶۰۶۔

مسل نمبر ۲۱۸۰۱

مَیں ہدایت اللہ ہبیش ولد سوسی ہبیش پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت مئی ۱۹۷۰ء ساکن فرانکفورٹ مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) کتابیں موجودہ قیمت D.M 500
(۲) ٹیپ ریکارڈر ایک عدد موجودہ قیمت D.M 150

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ DM. 500 اور 1500 DM کے درمیان ماہوار آمد بصورت متفرق ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: ہدایت اللہ فرانکفورٹ مین، مغربی جرمنی۔ گواہ شد: مرزا منصور احمد فرانکفورٹ مین۔ گواہ شد: فضل الٰہی انوری مشنری انچارج فرانکفورٹ مین۔

مسل نمبر ۲۱۸۰۲

مَیں غلام فاطمہ بیوہ خلیفہ علی محمد صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۸۲ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن کبیر والا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۷/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) ا۔ مکان نمبر ۱۶۰ قیمت مبلغ ۱۴۲۰/- روپے
۲۔ مکان نمبر ۱۶۱ قیمت مبلغ ۱۹۰۰/- ''
(۲) زیور طلائی ۸ ماشہ قیمت ۲۳۳/۳۱ ''
(۳) زیور نقرئی ۷ تولے ۹ ماشہ '' ۵۴/۲۵ ''
(۴) نقد ۷۰/- روپے
(۵) حق مہر جو معاف کردیا گیا ۲۰۰/- روپے

اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوں میرے حصہ کے ۴۱۵/- روپے بنتے ہیں۔ مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: غلام فاطمہ بیوہ۔
گواہ شد: محمد الدین ولد حکیم احمد بخش صاحب گلی لسوڑیوالہ وارڈ نمبر ۲ سیکرٹری مال کبیر والا۔ گواہ شد: نصیر احمد بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کبیر والا ضلع ملتان

مسل نمبر ۲۱۸۰۳

مَیں سید ادریس احمد عاجز ولد سید عبد الغفار صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مئی ۱۹۷۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۶۰/- روپیہ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: سید ادریس احمد عاجز مسجد احمدیہ موتی بازار وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد: میاں اکبر علی ولد میاں نور داد صاحب سیکرٹری تحریک جدید موصی نمبر ۱۰۴۰۶
گواہ شد: میاں غلام محمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔ موصی نمبر ۱۰۳۸۲

رمضان المبارک کے مسائل (بقیہ صفحہ ۴)

یعنی "جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب میں کہہ کہ میں قریب ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔"

پس اس مہینہ میں دعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے اور عاجزی اور اضطراب کے ساتھ یہ یقین رکھ کر دعا کرنی چاہیئے کہ وہ قادر خدا میری دعا ضرور قبول فرمائیگا۔

رمضان میں صدقہ و خیرات پر بھی زور دیا گیا ہے ہمارے پیارے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہ حال تھا کہ باوجود مالی غربت کے رمضان کے مہینہ میں آپ کا ہاتھ غریبوں کی مدد کے لئے اس طرح چلتا تھا جس طرح تیز آندھی چلتی ہے۔ عید الفطر سے پہلے صدقۃ الفطر بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان کی برکات کے بارے میں فرماتے ہیں:-

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان کھانے پینے اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ اس طرح جسمانی اور روحانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوئے۔ ...... رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ" سے ہی رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر القلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے۔ اور روزے سے تجلیٔ قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلیٔ قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ ..... بے شک روزہ کا اجر عظیم ہے۔ مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کردیتے ہیں۔ روزے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- "أَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ" یعنی تم اگر روزہ رکھ ہی لیا کرو تو تمہارے لئے اس میں بڑی خیر ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی برکتوں سے متمتع فرمائے اور اپنی نعمتیں ہم پر نازل فرمائے۔ آمین

مرض اٹھرا
اور دیگر امراض کے ماہر

۱۹۱۱ء سے آپ کے خاندانوں کی خدمت کرنے والے
قدیمی ✽ اوّلین ✽ شہرۂ آفاق

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ ✽ ربوہ ✽ ٹنڈو محمد خان
دوائی منگوانے اور معائنہ کا انتظام گولبازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے۔ فون نمبر ۶۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک طرف تقویٰ ہر حکمِ الٰہی کی بجاآوری میں بشاشت پیدا کرتا ہے

دوسری طرف وہ ہر اس چیز سے نفرت پیدا کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکالنے اور اس کی ناراضگی مول لینے والی ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء میں تقویٰ اللہ کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"ایک طرف تقویٰ ہر حکمِ الٰہی کی بجاآوری میں بشاشت پیدا کرتا ہے اور دوسری طرف ہر اس چیز سے نفرت پیدا کرتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکالنے والی اور اس کی ناراضگی کو مول لینے والی ہو۔۔۔۔ اسی وجہ سے سورہ "بقرہ" کے شروع میں ہی فرمایا تھا ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ اور سورہ بقرہ میں ایک دوسری جگہ آگے جاکے آیت ۱۹۰ میں یہ فرمایا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ کامل نیک وہ ہے جو تقویٰ کی تمام راہوں کو اختیار کرتا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اَلْبِرَّ کامل نیک وہ شخص نہیں جو اپنے اوقات کو نمازوں میں زیادہ خرچ کرتا ہے یا اپنے اموال کو خدا کی مخلوق کی محبت میں اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے یا حج کرتا ہے یا رمضان کے روزے رکھتا ہے بلکہ کامل نیک وہ ہے جو تقویٰ کی راہوں کا خیال رکھتا ہے۔ جو شخص تقویٰ کی راہوں کا خیال رکھتا ہے باقی اعمالِ صالحہ یا اقوالِ پاکیزہ جو ہیں وہ اسی طرح اس سے نکلتے ہیں جس طرح ایک جڑ سے کسی درخت کی شاخیں نکلتی ہیں۔ جس کی مثال دی گئی ہے تقویٰ کے سلسلہ میں ہی اور اس کے متعلق آگے جاکر میں کچھ بیان کروں گا۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کامل نیک (اَلْبِرّ) وہ ہے جو تقویٰ کی تمام راہوں پر گامزن ہے اور فرمایا وَاتَّقُوا اللّٰہَ کہ بنیادی حکم تمہیں یہ دیا جاتا ہے کہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اگر تم تقویٰ اختیار کروگے تو تمام نیکیاں بھی بجا لاؤ گے اور تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ایسی کامیابی کہ جس کی نظیر دنیا میں نہیں تقویٰ کے بغیر تم نہیں پا سکتے۔

حقیقت یہی ہے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایام الصلح میں فرمایا ہے "تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔" اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ جب تک انسان تقویٰ کی راہوں کو اختیار نہ کرے رُوح کے ان خواص اور قُویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر رُوح میں ایک لذّت اور تسلّی پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی وہی مضمون ہے جو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ میں بیان کیا گیا ہے کہ تقویٰ کے بغیر رُوح کے ان خواص اور قُویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا حالانکہ قرآن کریم تو وہاں موجود ہے جس کو پا کر رُوح میں ایک لذّت اور تسلّی پیدا ہوتی ہے۔

اس مضمون کو کہ تقویٰ کا تعلق تمام ہی نیکیوں سے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "تقویٰ ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔" (ایام الصلح)۔ تقویٰ ایک ایسا قلعہ ہے کہ جب اس کے اندر نیک اقوال اور صالح اعمال داخل ہو جائیں تو وہ شیطان کے ہر حملہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی عمل بظاہر کتنا ہی پاکیزہ اور صالح کیوں نظر نہ آتا ہو اگر وہ اس قلعہ میں داخل نہیں تو شیطان کی زد میں ہے کسی وقت وہ اس پر کامیاب حملہ کرسکتا ہے کیونکہ اگر تقویٰ نہیں تو کبر پیدا ہو سکتا ہے، ریا پیدا ہو سکتا ہے، عجب پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر تقویٰ ہے تو ان میں سے کوئی بدی پیدا نہیں ہو سکتی یعنی شیطان کامیاب وار نہیں کرسکتا۔"

(الفضل ۹ر اپریل ۱۹۶۸ء صفحہ ۳)

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے احباب ان ایام میں رُوحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قُرب اور حصول فضل کا ذریعہ ہے اس کی ادائیگی ہر مومن مرد عورت حتّٰی کہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلّہ یعنی اندازہ تین سیر گندم ہے اور نقدی کی صورت میں اس کی شرح دو روپیہ فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ۱/۴ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔

مرکز میں وصول شدہ فطرانہ حضور اقدس کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جاسکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہوگی۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیوں کا باعث بنائے۔ آمین

نوٹ:۔ ربوہ کے حلقہ جات کے صدر اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ۱/۴ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں اور باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اپنے آپ کو الٰہی قدرتوں کا آلہ بناؤ

(بقیہ صفحہ اوّل)

کیا حیثیت ہوگی۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر اور بڑائی کا خیال چھوڑ دو اور اپنے نفسوں پر ایک موت وارد کرلو تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا ہتھیار بنالے۔ یاد رکھو جب تک تمہارے نفسوں میں تکبّر اور نخوت اور خود نمائی کی ذرا بھی رمق باقی ہے اس وقت تک تمہارے نفس کسی کام کے نہیں ہیں۔"

(خطباتِ محمودؓ جلد اوّل صفحہ ۲۹۶، ۲۹۷)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

درخواستِ دعا

والد مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد جو ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے اِن دنوں فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے قارئین کرام سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

نعیم احمد نعیم جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳